گورنمنٹ کا مال دھوکے سے حاصل کرکے مسجد میں لگانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرا ایک مقتدی سرکاری گاڑی (ایمبولینس) چلاتا ہے، اس کی بیٹری کچھ خراب ہوئی ہے، جوکہ گاڑی کا کام نہیں دے رہی، اب میرا مقتدی بیٹری مسجد کے لیے فری دے رہا ہے جبکہ ان کا طریقہ یہ ہے کہ ایسی بیٹری کو وہ جمع کرتے ہیں اور گاڑی کے لیے نئی بیٹری لیتے ہیں، اس نے کہا کہ آپ مجھے کہیں سے ایک پرانی سستی بیٹری خرید کردے دیں تاکہ میں اس کو دفتر میں جمع کرلوں۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس بیٹری کو مسجد میں استعمال کرسکتے ہیں اور اس کے بدلے سستی بیٹری خرید کردے سکتے ہیں؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں سرکاری گاڑی کی بیڑی لے کر مسجد میں لگانا اور اس کی جگہ پرانی سستی بیٹری دفتر میں جمع کروانا جائز نہیں ہے کہ یہ دھوکے اور جھوٹ کے ساتھ گورنمنٹ کا مال حاصل کرکے اس کو مسجد میں دینا ہے کہ جوکہ ناجائز وگناہ ہے۔

صحیح مسلم میں ہے"من غش فلیس مني "ترجمہ: جو دھوکہ دے وہ مجھ سے نہیں۔ (صحیح مسلم، ج1، ص 99، حدیث 102، دارإحیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ عبدالرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 1031ھ) فیض القدیر میں فرماتے ہیں: "الغش ستر حال الشيء "ترجمہ: دھوکہ کا مطلب ہے "کسی چیز کی اصلی حالت کو چھپانا۔ (فیض القدیر، ج6، ص185، مطبوعہ: مصر)

دھوکہ کے متعلق المحیط البرھانی میں ہے"الغدر حرام"یعنی دھوکہ حرام ہے۔ (المحیط البرھانی، ج2، ص363، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "غَدَر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔" (فتاوی رضویہ، ج14، ص139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3934

تاریخ اجراء: 21 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/18 جون 2025ء